شیخ نسیم الصباح (اوکاڑہ)

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کو ہم سے جدا ہوئے چھتیس ۳۶ سال گزرنے کو ہیں لیکن ان کی باتوں اور یادوں کی تروتازگی اور شگفتگی سے آج بھی ماحول معطر ہے۔ جن لوگوں نے شاہ جی رحمہ اللہ کو قریب سے دیکھا اور سنا ہے وہ اس بات کی شہادت دینگے کہ امیر شریعت ایک سحر انگیز شخصیت تھے۔ جو شخص ایک مرتبہ ان کے قریب گیا وہ انہی کا ہو کر رہ گیا۔ جس نے ایک مرتبہ شاہ جی رحمہ اللہ کو سنا وہ ان کا گرویدہ ہو گیا۔ یہ اُن کے اخلاص ہی کا نتیجہ ہے۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کی ذات گرامی بے شمار کمالات، خصوصیات اور محاسن کا مجموعہ تھی آپ شروع میں عوامی مبلغ اور خطیب کی حیثیت سے نمودار ہوئے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے خطابت کے میدان میں ایسے چھائے کہ برصغیر کے سیاسی و دینی حلقوں کے دیرینہ اور کہنہ مشق خطیبوں کی خطابت کے چراغ ان کے سامنے ٹمٹمانے لگے۔ پھر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ شاہ جی آتش بیانی اور شعلہ نوائی میں بے تاج بادشاہ کی حیثیت سے سامعین کے دلوں پر راج کرنے لگے۔

شاہ جی رحمہ اللہ کی خطابت عشق رسالت صلی اللہ علیہ سلم سے عبارت تھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آتا تو اشک بار ہو جاتے اور جب سیرت بیان کرتے تو قرون اولیٰ کے ورق پلٹ دیتے۔ سننے والا خود کو مکہ اور مدینہ کی گلیوں میں گھومتا ہوا محسوس کرتا۔ قرآن مجید پڑھتے تو یوں محسوس ہوتا کہ آسمان سے نزول ہو رہا ہے۔ میرے پیر و مرشد سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کے پاس اصل دولت عشق رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی۔ وہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اتباع کو ہی دین کہتے تھے۔ شاہ جی رحمہ اللہ نے ساری زندگی عقیدۂ ختمِ نبوت کی حفاظت و حرمت پر کٹ مرنے کے عہد میں بسر کی اور اسی کا مسلمانوں کو درس دیا۔ شاہ جی رحمہ اللہ سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے وہ علی الاعلان کہا کرتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرنے والی زبان نہ رہے یا سننے والے کان نہ رہیں۔ شاہ جی کا یہی جملہ تھا جس کو سن کر غازی علم الدین شہید نے راجپال کے ناپاک وجود کو ختم کر دیا تھا۔

یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص تعلق اور بے پناہ محبت کا نتیجہ تھا کہ شاہ جی نے ساری زندگی انگریز اور انگریز کے خود کاشتہ پودے کے خلاف جہاد میں بسر کی، شاہ جی نے آزادیٔ وطن کے بعد جس مسئلے کی طرف خصوصی توجہ دی وہ قادیانیت کا محاسبہ اور عقیدۂ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کا تحفظ تھا، قادیانی فتنہ کے خلاف ان کی عصبیت اور نفرت کسی فرقہ وارانہ مقصد یا فساد کے جذبہ کے تحت نہ تھی بلکہ عقیدہ و ایمان کا حصہ تھی۔ علامہ اقبال کے بقول قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں۔ شاہ جی اور اقبال کا مسلک

ایک ہی تھا۔ وہ قادیانیت کو اسلام اور عالم اسلام کے خلاف ایک بڑی سازش اور فتنہ سمجھتے تھے شاہ جی رحمہ اللہ نے سب سے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد کا پوسٹ مارٹم کیا اور مسلمانوں کے سامنے اس کی قلعی کھولی۔ انگریز سرکار کی سرپرستی میں پلنے والی قادیانی جماعت کو للکارا ان کے عقائد و عزائم کے تار و پود بکھیر کر رکھ دیئے۔ یہ شاہ جی اور ان کے رفقاء احرار کا بہت بڑا کارنامہ تھا۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ نے مجاہدانہ اور سرفروشانہ جذبے کے ساتھ اس فتنہ کے خلاف جہاد جاری رکھا۔ شاہ جی اپنے مشن میں اتنے مخلص تھے کہ اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے انہوں نے تمام مکاتب فکر کے علماء زعماء اور رہنماؤں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا۔ ختم نبوت کی تحریک میں شاہ جی رحمہ اللہ نے مثالی اور یادگار کردار ادا کیا جس کے نقوش رہتی دنیا تک باقی رہیں گے۔

آخر ۲۱/اگست ۱۹۶۱ء کو یہ عظیم المرتبت انسان، لوگوں کے قلوب و اذہان کو مسخر کرنے والا خطیب راہی عدم ہوا ان کے جنازے کو دیکھ کر امام ابن تیمیہ کے جنازے کی یاد تازہ ہو گئی۔ ملتان شہر کی وسعت شاہ جی رحمہ اللہ کے عیقدت مندوں اور ماننے والوں کے ہجوم سے تنگی داماں کی شکایت کرنے لگی۔ راقم الحروف اس عظیم الشان جنازہ میں شریک تھا۔ غم زدہ انسانوں کا ایک ہجوم تھا، جس پر درویش بخاری رحمہ اللہ کی میت کی چارپائی تیرتی ہوئی جا رہی تھی۔ انہیں سپرد خاک کیا گیا تو ان کے ساتھ ہی ایک صدی کی تاریخ بھی دفن ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت خاص سے حضرت شاہ جی رحمہ اللہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطاء فرمائے ان کے درجے بلند کرے اور ان کے فرزندان گرامی کو بھی اپنے عظیم والد مرحوم کی طرح دین حق کی خدمت کرنے کی توفیق عطاء فرمائے (آمین)

رد مرزائیت میں اہم کتاب

کذبات مرزا

تالیف: مولانا عبدالواحد مخدوم

ایک سو جھوٹ اور متعدد جھوٹی پیش گوئیاں (صفحات:380 قیمت: =/200)

بخاری اکیڈمی دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان فون:511961